بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خیر الکلام

فی مدحِ

سیدِ الانام

علیہ الصلوٰۃ والسلام

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر
پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز گلی نمبر 7 بشیر کالونی سرگودھا
0300-6004816--048-3215204--0303-7931327

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

نعت گوئی کا شرعی ضابطہ

نعت لکھنا اور نعت پڑھنا ایک عظیم کارِ خیر ہے۔ اہلِ سنت نے ہر دور میں اور ہر زبان میں نعتیں لکھی ہیں اور محبوب کریم ﷺ کی غلامی کا حق ادا کرنے کی مکمل کوشش کی ہے۔ مگر افسوس کہ آج کل کے بعض پیشہ ور نعت خوانوں نے نعت خوانی کی مقدس محافل کو تھیٹر میں بدل کر رکھ دیا ہے۔ ان محافل میں کسی عالمِ دین کو تقریر کے لیے نہیں بلایا جاتا بلکہ صرف جاہل سٹیج سیکرٹری کو اوٹ پٹانگ اور خلافِ شرع اشعار سنانے پر لگا دیا جاتا ہے اور پیشہ ور نعت خوانوں کے ذریعے دھمال مروائی جاتی ہے۔

نعت خوان دوستوں سے درخواست ہے کہ اپنی نعتیں علماءِ کرام کے پاس جا کر صحیح کرا لیا کریں۔ بعض نعت خوان غلط اور خلافِ شرع بلکہ غلط عقائد پر مبنی نعتیں اور کلام پڑھ ڈالتے ہیں۔ پھر لوگ ایسے کلام پر اعتراض کرتے ہیں تو علماء کو جواب دینا پڑتا ہے۔ لہٰذا پہلے ہی علماء کو اپنا کلام دکھا کر درست کرا لینا اور محفلِ نعت میں کسی نہ کسی معتبر عالم سے تقریر کرانا، اس غلطی کی اصلاح کا بہترین طریقہ ہے۔

نعت پڑھنے کی قیمت طے کر لینا ناجائز ہے اور اخلاص و محبت کے بھی منافی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے بعد ایسی قوم پیدا ہوگی جو اپنی زبان سے اس طرح کھائے گی جیسے گائے اپنی زبان سے کھاتی ہے (احمد، مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۰)۔ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کے باب البیان و الشعر میں بیان ہوئی ہے یعنی گفتگو اور شاعری کا باب۔

نعت خوانی کی اجرت کے طور پر محض کھانا کھانے سے بھی علماء نے لَا تَشْتَرُوا بِآیَاتِی ثَمَناً قَلِیلاً پڑھ کر منع فرمایا ہے (ملاحظہ ہو فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ حصہ دوم صفحہ ۱۷۵)۔

نعت خوان پر نوٹ نچھاور کرنا ایک غیر سنجیدہ اور نازیبا حرکت ہے جو صوفیانہ متانت کے سراسر منافی ہے۔ عمرے کی ٹکٹ کا لالچ دینا اور اس کی غرض سے محفل میں رش کرنا اخلاص کے منافی ہے۔

نعت شریف کو گانے کی طرز پر پڑھنا بھی سخت قبیح ہے اور محفلِ نعت کو تھیٹر میں تبدیل کرنے کے مترادف ہے۔ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا عشقیہ طرز سے بچنا تم پر لازم ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۱)۔

نعت شریف کو ڈھول یا دف کے ساتھ پڑھنا بھی ناجائز ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے میرے رب نے دف توڑ دینے کا حکم دیا ہے (مسندِ احمد، مشکوٰۃ صفحہ ۳۱۸)۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دف حرام ہے، موسیقی کے تمام آلات حرام ہیں، طبل حرام ہے اور بانسری حرام ہے (سنن کبریٰ للبیہقی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۲)۔ ڈھول باجوں کی کثرت قیامت کی نشانیوں میں سے ہے (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۴۴)۔

نعت خوان کا اپنے پیچھے گویوں اور سوزیوں کی ٹیم بٹھا لینا جو اللہ تعالیٰ جل شانہ کا اسمِ گرامی بگاڑ بگاڑ کر اس کی

تکرار کرتے رہتے ہیں، سخت ناجائز ہے اور اللہ کریم کا نام بگاڑنا حرام ہے۔ دراصل یہ لوگ اللہ کے نام کے ذریعے ڈھول کی آواز پیدا کررہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح لاؤڈ اسپیکر یا ساؤنڈ سسٹم کی گونج (Echo) اس طریقے سے کھولنا کہ ڈھول جیسا ردھم پیدا ہوجائے، ناجائز ہے اور ڈھول ہی کے مترادف ہے۔

بعض نعت خوان اپنی نعت کے دوران لوگوں کو کبھی کھڑا ہونے کو کہتے ہیں اور کبھی بیٹھ جانے کو۔ کبھی ایک ہاتھ کھڑا کراتے ہیں اور کبھی دونوں ہاتھ۔ کبھی دونوں ہاتھ کھڑے کرا کر ہاتھ لہرانے کا حکم دیتے ہیں۔ ایسی محافل میں بعض اوقات ایک طرف عورتیں بھی بیٹھی ہوتی ہیں اور وہ اپنے دونوں ہاتھ مردوں کے ہمراہ اٹھا کر لہراتی ہیں تو نہایت شرمناک منظر دیکھنے میں آتا ہے۔

بعض لوگ محفلِ نعت میں دھمال مارنے لگ جاتے ہیں۔ حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: شریعت اور طریقت میں رقص کا کوئی ثبوت نہیں اور مشائخ میں سے کسی ایک نے بھی اس کو پسند نہیں فرمایا اور محال ہے کہ بزرگ لوگ ایسی حرکت کریں (کشف المحجوب صفحہ ۶۷۴)۔ اگر کسی صوفی سے رقص ثابت ہو بھی جائے تو اجماع کی مخالفت کی وجہ سے وہ غلبۂ حال، اضطراب اور وجد پر محمول ہوگا نہ کہ دھمال پر جس میں ترتیب اور ردھم پایا جاتا ہے۔ یہ ردھم غلبۂ حال کو نہیں بلکہ ہوش اور تصنع کو ظاہر کرتا ہے۔ نیز ٹی وی وغیرہ پر سرِ عام ایسا رقص ہوگا تو ناسمجھ لوگوں، عورتوں اور بچوں میں فتنہ پھیلنے کا واضح اندیشہ ہے۔ اس زمانے کے بعض نام نہاد قوال اور ڈانسر، صوفیاء کے رقص کو غلط مفہوم پہنا کر فحاشی کو فروغ دیں گے۔ لہٰذا وقت کی ضرورت پر نظر رکھنے والوں کو چاہیے کہ اس حرکت سے خود بھی باز رہیں اور دوسروں کو بھی باز رکھیں۔ اگر تم کسی کو نگاہ سے مغلوب الحال نہیں بنا سکتے تو ان بے چاروں کو نچا نچا کر زبردستی کا حال وارد کرنے کی بیہودہ کوشش سے باز رہو۔

نعت خوانی کے ساتھ کسی عالم باعمل سے تقریر ضرور کروانی چاہیے تاکہ عوام اور نعت خوان سب کی اصلاح ہو سکے۔ آج سے چند سال قبل تک اسی طرح ہوا کرتا تھا مگر ایک ناعاقبت اندیش لبرل خطیب نے اپنی تحریک کے تحت منعقد ہونے والی محافل میلاد میں کثرتِ خطابات کو نبھانہ سکنے کی وجہ سے تقریر نکال دی۔ اس سے لوگوں کو ایک بنیاد فراہم ہوگئی۔ اب کچھ عرصے سے بعض دنیادار اپنی نمود و نمائش کی غرض سے اپنے طور پر محفلِ نعت رکھنا شروع ہوچکے ہیں۔ ایسی محفلوں میں عام طور پر خریدے ہوئے نعت خوان آتے ہیں اور کسی عالم سے تقریر نہیں کرائی جاتی تاکہ یہ لوگ اپنی مرضی سے دھمال مار سکیں اور کوئی سمجھانے ٹوکنے والا موجود نہ ہو۔ اگر کہیں کسی عالمِ دین کو بلا ہی لیا جائے تو اس کی تقریر سب سے آخر میں رکھی جاتی ہے۔ اس وقت عوام تھک چکے ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ کھسکنا شروع ہوجاتے ہیں اور نعت خوان حضرات سے تو کسی عالم کی تقریر سننے کی توفیق ہی سلب ہوجاتی ہے۔ وہ نعت پڑھنے کے فوراً بعد چپکے سے جوتے اٹھا کر نکل جاتے ہیں، جب کہ بعض نعت خوان شیعہ ہوتے ہیں، بلانے والوں کو بھی اس بات کی خبر نہیں ہوتی اور عوام کی تو بلا جانے۔ ایسے نعت خوانوں کو کسی سنی عالم کی تقریر سننے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

ان باتوں کی اصلاح ہوجائے تو نعت خوانی بلاشبہ ایک پسندیدہ امر ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ کریم جل شانہ ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے اور اخلاصِ نیت کے ساتھ نعت پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ آباد رکھے اس شخص کو جس نے

دولت کمانے اور اپنی ذاتی اناء کے مقابلے پر شریعت کے قواعد کو ترجیح دی۔

آٹھ زبانوں میں نعتیں

عربی نعت

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا النَّبِیَّ الْکَرِیْم　　حَرِیْصٌ عَلَیْنَا رَئُوْفٌ رَّحِیْم

بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ سِرَاجٌ مُّنِیْر　　حَلِیْمٌ حَکِیْمٌ کَرِیْمٌ عَظِیْم

شَکَی الطَّائِرُ وَالْبَہِیْمُ اِلَیْہِ　　عَلَی الْاِنْسِ وَالْجِنِّ لُطْفٌ عَمِیْم

صَلٰوۃٌ عَلَیْکُمْ شَفِیْعَ الْوَرٰی　　مُقِیْلَ الْخَطَآئِ وَعَیْنَ النَّعِیْم

سَلَامٌ عَلَیْکُمْ مُفِیْضَ السَّلَامَ　　لِکُلٍّ اَتَاکُمْ بِقَلْبٍ سَلِیْم

صَلٰوۃٌ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ　　سَلَامٌ عَلَیْہِمْ وَرَحْمٌ دَوِیْم

عَلٰی اُمَّۃِ الْمُصْطَفٰی کُلِّہَا　　وَمِنْہَا غُلَامُ الرَّسُوْلِ الْکَرِیْمِ

فارسی نعت

درود و سلام و ثنائے محمد　　ہمہ وقت ورد خدائے محمد

قرآں گفت الحمدللہ ولیکن　　محمد لقب شد برائے محمد

عیاں از رُبائی حدیثِ بخاری　　کہ حُسنِ خدا جلوہ ہائے محمد

نہ گفتہ حبیبِ خدا از ہوایش　　کلامِ خدا شد صدائے محمد

ہمہ خُلقِ او شد کلامِ الٰہی　　دل وجاں فدائے ادائے محمد

مفاتیحِ جملہ خزائن بدستش　　عطائے خدا شد عطائے محمد

وَلَوْ اَنَّہُمْ مژدہِ کامرانی　　عفائے خدا شد عفائے محمد

روا نیست کس را کہ تفریق سازد　　ولائے خدا شد ولائے محمد

زہے قاسمؔ سرمہِ چشمِ عاشق　　　کجا من کجا خاکِ پائے محمد

پشتو اردو نعت شریف

پشتو: دَ شانِ مصطفیٰ مڑا اِنکار ما گوَئی　　　دین او دنیا دواڑا بے کار ما گوَئی

ترجمہ: سوہنے نبی کی شان کا انکار نہ کرنا　　　دین و دنیا دونوں کو بے کار نہ کرنا

پشتو: عاشقان تہ یا خدایا آخرت کے اُبخے　　　ہم دغہ دنیا کے مولا خوار ما گوَئی

ترجمہ: عاشقوں کو اُس جہاں میں بخش دینا اے خدا　　　نیز ان کو اس دنیا میں خوار نہ کرنا

پشتو: یارسول اللہ مہ تہ لگ سہارا اور گوَئی　　　کلہ یو ازے یا نبی مختار ما گوَئی

ترجمہ: یارسول اللہ سہارا مانگتا ہے قاسمؔ　　　کبھی اسے تنہا میرے دلدار نہ کرنا

His Highness The Greatest Prophet

See in sun and see in light

who is Great is Allah then my prophet

wrong None is greater in my sight.

He is never son of Allah and who

Even then you see his height. is right.

Always Allah helps Muhammad

Fight with him if you can fight.

Midst of ten thousands of saints

In his right hand flaming light.

Live in love and die in love

You will see that end is bright.

For his umma after him

Has been weeping day and night.

No body can beat Muhammad

Take it granted black and white.

Only Allah can assess him

O,Qasmi you should be quiet.

☆......☆......☆

انگریزی نعت کا ترجمہ

کون ہے حق پر کس کی خطا　　دیپ جلا کر دیکھ ذرا

میرا پیمبر سب سے بڑا ہے　　ایک خدا ہے اُس سے بڑا

وہ اِبن اللہ نہیں پھر بھی　　دیکھ بلندی دیکھ علیٰ

رب ہے جانب دارِ محمد　　ہمت ہے تو لڑ کے دِکھا

لاکھوں قدسیوں میں وہ آیا　　سیدھے ہاتھ میں نور رِھدیٰ

عشق میں جینے مرنے والا　　آخر بازی جیت گیا

غاروں میں وہ روتے روتے　　اُمت اُمت کرتا رہا

کون ہے اُسکا مدِّ مقابل　　خود رَب نے للکار دیا

اللہ ہی جانے شان نبی کی　　بَس کر قاسمیؔ چُپ کر جا

☆......☆☆......☆

سرائیکی زبان میں کلام

مِلنْ اوِ یندا او و یار　　گل چالوِ یندا او و یار

تسیاں وِ ید دیاں دا　　سَاڑ مٹیند ا و و یا ر

آ وطناں تے وے ماہیا　　روز اُڈیکاں وے ماہیا

موڑ مُڑ یندا او و یار　　گل چالوِ یندا او و یار

سانگاواڈھےلویوے　　سِکد یاں جند تڑفیوے

تاں سمجھیند ا و و یار　　گل چالوِ یندا او و یار

سجناں دور پیاں نوں　　تھی مجبور گیاں نوں

آنْ ملیند ا و و یار　　گل چالوِ یندا او و یار

ڈاڈھا ڈھول تھکائیں　　جیند یاں مار مکائیں

رحم کر یند ا و و یار　　گل چالوِ یندا او و یار

چنگی ماڑی بی تھیندی　　سجناں کانْ سہیندی

معاف کریندا او و یار　　گل چالوِ یندا او و یار

سُنْ و و غلام رسولا　　مڑ و و غلام رسولا

حکم منیند ا و و یا ر   گل چالوِ یندا او و یا ر

☆......☆☆......☆

اردو نعتیں

(۱)

محمد محمد محمد کیے جا   اِسی اسمِ اعظم کا چرچہ کیے جا

مدینے شہر جانے والے   میرا بھی سلام محبت لیے جا

خرد کا محبت سے ہو گر تقابل   تو جامِ محبت اُٹھا کر پیے جا

بدن پیرہن ہو تیرا پُرزے پُرزے   تسلسل سے آنسو بہا کر سیے جا

ذراسی بھی غفلت سے مرجانا بہتر   مگر عشقِ احمد میں بے شک جیے جا

سخی تیرا آباد بحرِ سخاوت   سمندر سے قطرہ مجھے بھی دیے جا

مرے تن سے روحِ محمد نہ نکلے   الٰہی کرم قاسمیؔ پہ کیے جا

(۲)

ہراک حسیں سے بڑھ کر حُسن وجمال تیرا   ہراک نبی نے مانا فضل وکمال تیرا

تیری کمر سے لٹکی تیغ بہادری ہے   رحمت بھرا ہے پیارے طیش وجلال تیرا

حق کے لیے نکل کر تیرا سوار ہونا   لایا عجب کرشمے دستِ کمال تیرا

ہرقل نجاشی منذر زیرِ نگین تیرے   اے تیز تیروں والے دبنا محال تیرا

حق آ گیا ہے باطل جڑ سے اُکھاڑ ڈالا   لہرا رہا ہے جھنڈا اب لازوال تیرا

صدق وصفا کے داعی اعلیٰ خصال والے   باتیں تیری مُعطر عنبری خیال تیرا

تج، مُر سے بھی زیادہ مہکے لباس تیرا　　خوشبو پسینہ دیتا ہے بے مثال تیرا

شاہزادیاں ہیں تیرے شاہی محل کی رونق　　شاہِ ایرں کی بیٹی اہل وعیال تیرا

تیرے کرم کو ترسیں جاہ وجلال والے　　شاہ وگدا پہ شاہا عطیہ بحال تیرا

یمن وحجاز وہند میں سلطان تیرے بیٹے　　آخر زماں میں مہدی بھی فردِ آل تیرا

تجھ پر درود ہوں گے ہوں گے سلام دائم　　آذاں پڑھے گا تیری ہر اِک بلال تیرا

نعتِ نبی یہ ساری نغمہ زبور کا ہے　　اے قاسمی نگہباں وہ ذوالجلال تیرا

(زبور نغمہ نمبر ۴۴)۔

(۳)

اللہ اللہ حضور کی باتیں　　عین ربِ غفور کی باتیں

چند لفظوں میں بند سمندر ہیں　　میرے آقا حضور کی باتیں

اُن کی خدمت میں جب صحابہ تھے　　ہوتی ہوں گی سرور کی باتیں

جو بھی پہنچا ہے اُنکے قدموں تک　　اُس کو سوجھیں شعور کی باتیں

اُن کے در کے جو ٹکڑے کھا کے پلا　　اُس نے سیکھیں عبور کی باتیں

اُن کی نظروں سے پی تو پھر سمجھے　　ہم شرابِ طہور کی باتیں

اُنکی نعتیں ہیں سب کتابوں میں　　پڑھ کے دیکھو زبور کی باتیں

بادشاہوں نے سر جھکایا ہے　　اُن کو بھولیں غرور کی باتیں

اُنکی رحمت خطا پہ بھاری ہے　　اب نہ چھیڑ وقصور کی باتیں

ہم کلامی میں قاسمی اُن سے　　چپ سے کر لے ضرور کی باتیں

(۴)

جو بھی اُن کے نثار ہوتے ہیں　　دہر میں تاجدار ہوتے ہیں

جن کو ہوتی ہے پیاس درشن کی　　رات دن بے قرار ہوتے ہیں

کوئے جاناں سے جب نسیم آئے　　دن خزاں کے بہار ہوتے ہیں

خالی دامن پہ کوئی مت جانا　　ہم بھی اُن کے شمار ہوتے ہیں

نامرادی فقر کا سرمایہ　　یوں تو عاشق ہزار ہوتے ہیں

ہم غریبوں کی بات مت پوچھو　　ہم بڑے مالدار ہوتے ہیں

اُن کے در سے جو قاسمیؔ چمٹے　　لامکاں کے سوار ہوتے ہیں

(۵)

معطی رب کی ذات محمد قاسم ہیں　　بٹتی ہے خیرات محمد قاسم ہیں

اُن کو اُن کے رب نے کُل مختار کیا　　کُل عالم محکوم محمد حاکم ہیں

مشرق مغرب سمٹ کے حاضر آن ہوئے　　ماضی استقبال سبھی کے عالم ہیں

اُنکے در پر جا کر استغفار کرو　　سب ہوں گے مغفور جو عاصی نادم ہیں

عرش سے اعلیٰ خاک تمہارے قدموں کی　　سب قدسی سرکار تمہارے خادم ہیں

اُن کی خاطر پہلے بزمِ جہان سجی　　آخر میں مہمان محمد خاتم ہیں

کرم غلام رسولؔ پہ اُن کا بے حد ہے　　اِس پر دن بھر رات ترانے لازم ہیں

(٦)

شاہوں کی ملاقات ہے راہوں کو سجادو　　تکریم کو ہر باب پہ دربان بٹھادو

غلمان کو حوروں کو فرشتوں کو ہنسادو　　افلاک میں اُلفت کے مریضوں کو شفادو

جبریل کو قسمت سے ملا حکمِ الٰہی　　محبوب کو محبوب سے اِس رات ملادو

شبِ اسریٰ کفِ پا کے لیے عرش نے بوسے　　جہاں نقش کفِ پا ہے وہیں قبلہ بنادو

سورج کو ملے اذنِ طلوع تیرے کرم سے　　والّیل کے گیسو رُخِ انور سے ہٹادو

معیارِ فضیلت کا ہے اک ذاتِ محمد
باقی جو فضیلت کے ہیں معیار مٹا دو

انجیل میں کرتے ہیں دعا حضرتِ عیسیٰ
یا رب کبھی محبوب کا جلوہ ہی دکھا دو

ہے تختِ غلامی میں شہِ ہر دو سَرا کی
جس سمت وہ جائیں تو وہیں تخت بچھا دو

ہم قاسمی کہتے ہیں فرشتوں سے فخر سے
افلاک پہ اک گنبدِ خضریٰ ہی دکھا دو

(۷)

سرکارِ دو عالم کو معراج مبارک ہو
اے عرشِ بریں تجھ کو یہ تاج مبارک ہو

آقا کی امامت میں نبیوں نے صفیں باندھیں
اُس مسجدِ اقصیٰ کو بھی آج مبارک ہو

اُمت کو نہیں بھولے تحفے میں نماز آئی
اُمت کے نمازی کو معراج مبارک ہو

جنت بھی فدا اُن پر حوریں بھی فدا اُن پر
لو لاک لَمَا والا سرتاج مبارک ہو

ظلمات کے باسی کو اک نور دیا تو نے
بھٹکے ہوئے راہی کو منہاج مبارک ہو

محشر میں ہمیں آقا محروم نہیں کرنا
اُمت کے گناہگاروں کی لاج مبارک ہو

قاسم کی غلامی میں ہم قاسمی کہلائے
قاسم کے غلاموں کو اعزاز مبارک ہو

(۸)

یہ لگن میری سبحان اللہ
وہ حسن تیرا ما شاء اللہ

ہم اُن کی گلی میں آ نکلے
حمد اً للہ حمد اً للہ

عشاق کی جنت ساتھ تیرے
ان شاء اللہ ان شاء اللہ

اُس در کے سوا کوئی اور نہیں
واللہ باللہ واللہ باللہ

احسان کا بدلہ ہم کیا دیں
فخر اک اللہ فخر اک اللہ

سرکار کرم فرما دیجیے
للہ فی اللہ للہ فی اللہ

ہے قاسمی اُن کا مدح سرا
شکر اً للہ شکر اً للہ

(۹)

سرکارِ دو عالم کی توقیر جسے سوجھی
اللہ کو منانے کی تدبیر اُسے سوجھی

جس نے بھی محمد کی تعریف میں حد کر دی
اس اسمِ محمد کی تفسیر اُسے سوجھی

ہر وصفِ کمال اُن کا چپ چاپ جسے بھایا
بس سورۂ کوثر کی تقریر اُسے سوجھی

افلاطوں اَرِسطو بھی سر تھام چکے اپنا
اخلاقِ شکستہ کی تعمیر کسے سوجھی

اللہ کو پانے کے اسرار کھلے اُس پر
کونین کے والی کی تصویر جسے سوجھی

دن رات درودوں کے جو ہار پروتا ہے
چل جائے جو مشکل پر شمشیر اُسے سوجھی

جب قاسمیؔ پر رب نے ابوابِ کرم کھولے
اس نامِ مقدس کی تشہیر اُسے سوجھی

(۱۰)

تیرے در سے نکلے جواں کیسے کیسے
بسائے انہوں نے جہاں کیسے کیسے

ابوبکرؓ فاروقؓ عثمانؓ حیدرؓ
سمندر اُٹھے بے کراں کیسے کیسے

بہائے گئے علم و حکمت کے دریا
عیاں کیسے کیسے نہاں کیسے کیسے

ہیں لنگر دو عالم میں تیرے کرم کے
یہاں کیسے کیسے وہاں کیسے کیسے

ہمی قادری ہیں ہمی نقشبندی
کیے فیض تو نے رواں کیسے کیسے

تیری دشمنوں نے بھی تعریف کر دی
محمد کے مدحت کناں کیسے کیسے

ہوا قاسمیؔ پہ کرم مہرباں کا
نوازے گئے ناتواں کیسے کیسے

(۱۱)

خالق نے مومنوں پر احسان کر دیا ہے
شاہِ زمن کو اِن کا مہمان کر دیا ہے

دنیا میں چار سو تھا چھایا ہوا اندھیرا
ماہِ عرب نے آ کر تابان کر دیا ہے

انسان کو نہیں تھی انسانیت میسر
انساں کو تو نے آ کر انسان کر دیا ہے

اسرار تم نے کھولے اِبہام تم نے توڑے
نکتہ وروں کو تم نے حیران کر دیا ہے

ذرّے بنے ہیں نیّر قطرے بنے ہیں گوہر
صحرا نوردیوں کو سلطان کر دیا ہے

ذکرِ حبیب سے جو خالی ہوا گلستاں
اُس بے نیاز نے وہ سنسان کر دیا ہے

عقل و خرد کی گتھیاں سلجھیں نہ فلسفی سے
پہلی نظر سے تم نے آسان کر دیا ہے

جھکنے میں رفعتیں ہیں گرنے میں عظمتیں ہیں
سر کو اٹھانے والا شیطان کر دیا ہے

یہ قاسمیؔ پہ کامل احسانِ کبریا ہے
عاصی کے آنسوؤں کو طوفان کر دیا ہے

(۱۲)

غلامیِ خیرُ الوریٰ کرتے کرتے
میں مرجاؤں اُن سے وفا کرتے کرتے

کھڑے ہیں وہ پاؤں پہ اُمت کی خاطر
وَرَم آ گیا ہے دُعا کرتے کرتے

خدا جانے کتنا زمانہ ہوا ہے
خدا کو تمہاری ثناء کرتے کرتے

سخی ایسا کوئی دو عالم میں کب ہے
جو تھکتا نہیں ہے عطا کرتے کرتے

سخی میں تمہاری سخاوت پہ قرباں
سخی کر دیا ہے سخا کرتے کرتے

تمہیں چھوڑ کر جو کہیں بھی گئے ہیں
تھکے جا رہے ہیں صدا کرتے کرتے

تمہیں دیکھ لوں تو نمازیں ادا ہوں
زمانہ ہوا ہے قضا کرتے کرتے

(۱۳)

جس کی سرکار کے کوچے سے شناسائی ہے
اُس نے فردوس میں واللہ جگہ پائی ہے

جس کی بھی مانگ تھی دنیا میں سکوں کی دولت
اُس کو اِک ذاتِ محمد ہی نظر آئی ہے

کب سے ویرانۂ مغرب میں بھٹکنے والو
اُن کے دربار چلے آؤ بہار آئی ہے

سب تو اللہ کی عظمت کی قسم کھاتے ہیں
رب نے محبوب کے کوچے کی قسم کھائی ہے

اپنی زلفوں کو سرِ شام سنوارا ہوگا
سمتِ فاران سے رحمت کی گھٹائی چھائی ہے

شمس و مہتاب کہاں ایسی چمک والے تھے — حسنِ محبوب کے جلووں سے ضیاء پائی ہے

جرمِ عشاق کا انجام ذرا قاسمی سُن — رب کے دربار سے جنت کی سزا پائی ہے

(۱۴)

نبی کا ثانی نبی کا ہمسر کہیں نہیں ہے کہیں نہیں ہے
نظیر ممکن نہیں ہے اُنکی ہمیں یقیں ہے ہمیں یقیں ہے

جنہوں نے دیکھا جمال اُن کا وہ اُمتوں کے خیار ٹھہرے
وہ جس نے پایا جمال اُن سے سُنا ہے یوسف بڑا حسیں ہے

میرا پیمبر عظیم تر ہے سخا کا عالم عجیب تر ہے
بغیر کلمۂ لا الٰہ کے نبی کے لب پر نہیں نہیں ہے

اُنہی کی خاطر ملک بنے ہیں اُنہی کی خاطر طبق سجے ہیں
اُنہی کے صدقے وہ آسماں ہے اُنہی کے صدقے سے یہ زمیں ہے

نبی کا در ہی خدا کا در ہے ولی کا سینہ خدا کا گھر ہے
یہ اللہ والے ہیں حزبِ مولا جدھر بھی جائیں خدا وہیں ہے

سُنا ہے تیری جبیں جھکا نا کسی کے بس میں نہ قاسمی تھا
وہ در یقیناً عظیم تر ہے جھکی جہاں پہ تیری جبیں ہے

(۱۵)

ہم اُن کی مناجات صبح شام کریں گے — رو کے گا زمانہ تو سرِ عام کریں گے

ہم اُن کی عنایات پہ رکھتے ہیں بھروسہ — وہ اپنی نگاہوں سے سبھی کام کریں گے

سینے میں محمد کے سوا کچھ بھی نہ ہوگا — نس نس میں تیری یاد کو اِرقام کریں گے

اِک سانس بھی آتی ہے تو تیرے ہی کرم سے — ہم تیری امانت کو ترے نام کریں گے

سرکار کے نعلین کے ناموس کی خاطر — ہم خونِ جگر جان کو نیلام کریں گے

ہے اُن کے غلاموں کی حیا شمس و قمر کو
وہ کس لیے غمِ گردشِ ایام کریں گے
بِک جائے کوئی قاسمی کوچے میں نبی کے
دیکھے گا زمانہ جو وہ انعام کریں گے

(۱۶)

ہم پاک نبی کی یادوں کو سینے میں بسایا کرتے ہیں
جب یار کی باتیں ہوتی ہیں تو کیف اُٹھایا کرتے ہیں

وہ خود میلاد مناتے تھے ہر پیر کو روزہ رکھتے تھے
ہم اس لیے سرورِ عالم کا میلاد منایا کرتے ہیں

لکھا ہے بخاری کے اندر صَلَوٰتِ خدا کا یہ معنی
وہ اُن کی ثنا خوانی کے لیے محفل کو سجایا کرتے ہیں

بولہب نے بھی جس اُنگلی سے اُن کا میلاد منایا تھا
اَب تک اُس اُنگلی سے اُس کو کچھ آب پلایا کرتے ہیں

آقا کی مدینے آمد پر اِک نعت پڑھی تھی بچیوں نے
ہم اِس لیے اُن کی ثنا خوانی بچوں کو سکھایا کرتے ہیں

آپس میں صحابہ کرتے تھے سرکار کی صورت کی باتیں
ہم سیرت صورت دونوں کو آپس میں ملایا کرتے ہیں

رب کے احسانوں کے بدلے میں شکر بجانا واجب ہے
اُن کے میلاد کی صورت میں ہم شکر بجایا کرتے ہیں

پڑھیے حاجی امداد اللہ کیا خوب وضاحت کرتے ہیں
میلاد کی محفل میں جا کر وہ لطف اُٹھایا کرتے ہیں

ایمان غلام رسوؐل کا ہے مغفور ہوئے انشاء اللہ
جو لوگ محبت سے اُنکا میلا د منا یا کرتے ہیں

(۱۷)

صورت جمالِ ذات بنائی حضور کی — حسنِ ازل نے مانگ سجائی حضور کی
جلوے خدا کے اُنکے دل میں سمٹ گئے — صورت جنہوں نے دل میں بسائی حضور کی
دارُالخلافہ رب کا حجرہ حضور کا — عرشِ بریں سے فوق چٹائی حضور کی
روزِ حشر وہ دوستو گھٹتا ہی جائے گا — جس نے یہاں پہ شان گھٹائی حضور کی
اتنی حسین بات تو کوئی نہ کر سکا — جس نے کسی کو بات بتائی حضور کی
دونوں جہاں میں اُنکا کلمہ پڑھا گیا — شجر و حجر نے دی ہے گواہی حضور کی
اُس پر قبر کی منزل آسان کیوں نہ ہوگی — جس نے وہاں پہ نعت سنائی حضور کی

(۱۸)

قِسام جاری ہے عام تیرا — کرم ہے خیرالانام تیرا
خدا ہے معطی تو تم ہو قاسم ہے آب و دانہ طعام تیرا
خدا نے تجھ کو مقام بخشا — خدا ہی جانے مقام تیرا
خدا بھی تیرا ملک بھی تیرے — درُود تیرا سلام تیرا
نبیِ آخر زمان تم ہو — ختم نہ ہوگا نظام تیرا
زباں پہ جاری رہے ہمیشہ — زبان تیری کلام تیرا
تیری جھلک کو رسولِ اکرم — ترس رہا ہے غلام تیرا

(۱۹)

ماہِ مدنی جدھر کو جاتے ہیں — رنگ راہوں میں بھرتے جاتے ہیں

جان ہر شے میں پڑتی جاتی ہے — وہ نگاہیں جدھر اٹھاتے ہیں

رحم کرتے ہیں رحمتِ عالم — جب اُنہیں بے نوا بلاتے ہیں

یوں تو ساقی یہاں ہزاروں ہیں — پر نظر سے وُہی پلاتے ہیں

اپنے ہاتھوں سے کچھ کما نہ سکے — ہم تو صدقہ اُنہی کا کھاتے ہیں

جب ہماری کوئی نہیں سنتا — حالِ دل آپ کو سناتے ہیں

میں تو گرتا ہوں اس بھروسے پر — وہ اُٹھانے ضرور آتے ہیں

قاسمیؔ وہ بھٹک نہیں سکتا — وہ جسے راہ پر چلاتے ہیں

(۲۰)

سیم و زر میرے لیے بے کار ہے — اِک تیری نظرِ کرم درکار ہے

میں بھنور میں پھنس گیا میرے نبی — تم نظر کر دو تو بیڑا پار ہے

یا رسول اللہ سہارا دیجیے — تیرا دنیا میں سخی دربار ہے

وہ جہاں والوں سے مٹ سکتا نہیں — جو غلامِ سیدِ ابرار ہے

جو وسیلہ مانتا ہے آپ کا — آگ بھی اُس کے لیے گلزار ہے

ہیں غلاموں کے لیے لوح و قلم — میرا آقا پھر خدا کا یار ہے

قاسمیؔ نعرہ رسالت کا لگا — وہ ہماری فوج کا سالار ہے

(۲۱)

دلبر تیرے آنے سے گلشن میں بہار آئی — پھولوں میں ہے رعنائی کلیوں میں ہے زیبائی

یوسف نے حسن پایا موسیٰ نے کلیمائی — پائی ہے تیرے در سے عیسیٰ نے مسیحائی

عنبر سے کہیں بڑھ کر خوشبو ہے پسینے کی ‏ ‏ لب پاک محمد کا تریاق ہے

نعتائی

معراج تمہاری ہے عرشوں سے پرے جانا ‏ ‏ معراج میری تیرے قدموں سے

شناسائی

اِک جام پلا ساقی سرمست بنا مجھ کو ‏ ‏ سمجھے تو بھلے سمجھے دنیا مجھے سودائی

جس دن سے مری جاناں ہے تار جڑی تم سے ‏ ‏ تنہائی میں محفل ہے محفل میں ہے تنہائی

جب تک نہ بنے کوئی دیوانہ محمد کا ‏ ‏ کیا خاک سمجھ داری کس کام کی دانائی

ہر بات ہماری ہے لاریب خُرافاتی ‏ ‏ پر نعتِ نبی لوگو ہم نے بھی ہے فرمائی

مایوس نہ قاسمیؔ ہو چل تو بھی اُسی در پر ‏ ‏ جس در پہ فقیروں کو ملتی ہے پذیرائی

(۲۲)

دلوں کی دنیا بسانے والا ‏ ‏ کبھی تو آئے گا آنے والا

مدینے ہم بھی چلیں گے اک دن ‏ ‏ رہے سلامت بلانے والا

وہی فقیروں کا چارہ گر ہے ‏ ‏ وہی ہے بگڑی بنانے والا

مدینے جا کر سما گیا ہے ‏ ‏ جہان بھر میں سمانے والا

کریم رب کا کریم بندہ ‏ ‏ کرم کے دریا بہانے والا

مزید راہِ وصل نہیں ہے ‏ ‏ وہی ہے رب سے ملانے والا

ہزار بدخبریاں ہیں ہر سُو ‏ ‏ وہی ہے مژدہ سنانے والا

جہاں میں ایسا سخی کہاں ہے ‏ ‏ گدا کے نخرے اُٹھانے والا

ہے قاسمیؔ بے حساب مے کش ‏ ‏ فراخ دل ہے پلانے والا

(۲۳)

سکونِ قلب ہے نامِ محمد ﷺ — بقائے جان ہے جامِ محمد ﷺ

تیرے در کی فقیری بادشاہی — رئیسِ خاص ہے عامِ محمد ﷺ

ہے صبحِ دلبراں حاجت روائی — قیامِ لیل ہے شامِ محمد ﷺ

خدا کی بات ہے ہر بات اُس کی — خدا کا کام ہر کامِ محمد ﷺ

یہاں سجدوں میں وہ لذت نہیں ہے — جبیں چاہے در و بامِ محمد ﷺ

اُنہیں ہر دم ترقی مل رہی ہے — عروج و اَوج ہر گامِ محمد ﷺ

صدائے قاسمی کعبہ پکڑ کر — میرا انعام انعامِ محمد ﷺ

(۲۴)

بگڑی بنانے والے سائیں مدینے والے — اُجڑی بسانے والے سائیں مدینے والے

تخلیق تیری اوّل رتبہ بھی تیرا اوّل — آخر میں آنے والے سائیں مدینے والے

سینے میں میرے آقا تیری ہی روشنی ہے — دل میں سمانے والے سائیں مدینے والے

رب کی خبر بھی تم ہو رب کا پتہ بھی تم ہو — رب سے ملانے والے سائیں مدینے والے

قرآن بھی تمہارا اسلام بھی تمہارا — ہم کو بتانے والے سائیں مدینے والے

اللہ کے خزانے سب ہیں تیرے حوالے — آکر لٹانے والے سائیں مدینے والے

طاہر ہر ایک زوجہ طاہر ہے بچہ بچہ — طاہر گھرانے والے سائیں مدینے والے

تیری سبز سبز چادر مُلکِ یمن سے آئی — ہم کو چھپانے والے سائیں مدینے والے

ہو کرم کا اک اشارہ کہ ہے قاسمی تمہارا — سب کو نبھانے والے سائیں مدینے والے

(۲۵)

میں مجرم خطا پر خطا کرنے والا — وہ رحمت عطا پر عطا کرنے والا

وہ جیسا ہے معطی تو ویسا ہی قاسم — ♌ کے بناں بھی دیا کرنے والا

خزاں کو بہاروں میں تبدیل کردے — وہ نرگس کو رشکِ ہما کرنے والا

جَنَم گھر دَفن گھر کی لج کیوں نہ پالے — ابولہب سے بھی وفا کرنے والا

دو عالم ثناء کر رہے ہیں خدا کی — خدا ہے تمہاری ثناء کرنے والا

توخوداُس سے مانگے تو کیوں کر نہ دے گا — تیرا نام سُن کر دَیا کرنے والا

کبھی دشمنوں پر بھی لعنت نہ بھیجی — بڑے حوصلے سے دعا کرنے والا

بھلا جامِ کوثر سے کب مطمئن ہو — تیری اُنگلیوں سے پیا کرنے والا

یونہی قاسمؔ اُن کی مدحت کیے جا — جلے تو جلے پھر جَلا کرنے والا

(۲۶)

جہانِ رنگ و بو میں کوئی اُن جیسا نہیں ہوگا — نہ ہی افلاک میں ہوگا نہ بر فرشِ زمیں ہوگا

کہیں قرآن میں شاہد کہیں پر شمسِ نورانی — کہیں قَدْ جَآءَکُم ہوگا کہیں نورِ مبیں ہوگا

نبی کی شان کے منکِر تجھے جھکنا پڑے گا ہی — حشر میں تم بھی جاؤ گے یہ عاصی بھی وہیں ہوگا

بڑے حیران ہوں گے پھر یہودی بھی نصاریٰ بھی — کہ جب اَوجِ براہیمی ترے زیرِ نگیں ہوگا

اُنہیں میں ڈھونڈھ ہی لوں گا صراط وحوض ومیزاں پر — نگاہیں مضطرب ہوں گی مگر دِل کو یقیں ہوگا

بروزِ حشر تکتے ہی اُنہیں پہچان لیں گے ہم — سراپا حسنِ یزدانی ہمارا مہ جبیں ہوگا

نہیں ہے قاسمؔ ایسا کوئی توشہ وسرمایہ — نبی کے عشق کا ذرّہ اگر دِل میں کہیں ہوگا

(۲۷)

شروع سے پوری امت کا ہے نعرہ یارسول اللہ ﷺ — بڑی تحقیق سے ہم نے پکارا یارسول اللہ ﷺ

صحیح مسلم میں لکھا ہے صحابہ نے لگایا تھا — مدینہ کے گلی کوچوں میں نعرہ یارسول اللہ ﷺ

پاؤں جب سن ہوا ابنِ عمر کا دورِ طیبہ سے — مدد کے واسطے اس نے پکارا یارسول اللہ ﷺ

ذرا پڑھیے کتابوں میں فتوح الشام کا قصہ — بھرا لشکر صحابہ کا پکارا یا رسول اللہ ﷺ

زمیں سمٹی ہوئی ان کے آگے ہاتھ کی مانند — انہیں پہچان ہے کس نے پکارا یا رسول اللہ ﷺ

قسم اللہ کی آقا مدینے سن رہے ہوں گے — ذرا مل کر لگا دو تم بھی نعرہ یا رسول اللہ ﷺ

شفاعت قاسمیؔ ہو گی اسی کی دیکھ لینا تم — حشر کے روز بھی جس نے پکارا یا رسول اللہ ﷺ

(۲۸)

قرآن میں بیانِ پروردگار ہے — کہ میرے نبی پہ سارا دارومدار ہے

تیری وجہ سے مانا تیرے صحابیوں کو — طاہر تیرا گھرانہ دل کا قرار ہے

مولا علی کے صدقے صدیق پر میں قربان — اک لاڈلا ہے تیرا اک یارِ غار ہے

کوئی چار کا ہے دشمن کوئی پنج کا ہے منکر — سب کا ادب کرے جو مدنی کا یار ہے

نعرۂ حیدری پر ایمان ہے ہمارا — پہلے مگر پیارا حق چار یار ہے

تیری فاطمہ ہے بیٹی تیری عائشہ ہے زوجہ — اک تیرے تن کا ٹکڑا اک رازدار ہے

تیری گلی کے سگ پہ جان و جگر فدا ہے — میری نظر کا سرمہ اس کا غبار ہے

بے ادب کر رہے ہیں دعوے محبتوں کے — جھوٹے فریبیوں پر لعنت ہزار ہے

مولا ادب سکھائے بے ادب نہ بنائے — اے قاسمیؔ ادب میں بیڑا ہی پار ہے

(۲۹) نقطوں کے بغیر

اِس دردِ لا دوا کی کوئی دوا کرو — آ کر رسولِ اکرم درماں عطا کرو

مولا سماں دکھائے دولہا سہاگ لائے — ممدود ہوں کرم کے سائے دعا کرو

ساحل وہی ہے واحد ساری ہمہ کے دھارے — سوئے کرم کدۂ ہر دو سرا کرو

سرِّ گداگری ہے اللہ کے گداؤ — وہ لاڈلا ہے اُس کا اُس سے کہا کرو

مل کر ملکِ ملائک ہر دم درود لائے
گھر گھر اسی عمل کو سحر و مسا کرو

سرکار کے محاسن اعداء بسماع سے عاری
اے مسلمو دما دم حد سے سوا کرو

آلائے ہر دو عالم دے کر کہا گدا سے
آگے کہو سوالی کھل کر صدا کرو

☆......☆☆......☆

الشفاء

بجمال المصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

باعثِ تخلیقِ عالم جانِ جاں
صاحبِ لولاک سرِّ کن فکاں

جملہ حاجت ہائے عالم شد وصول
تو بہ آدم طفیلِ او قبول

رحمۃ للعٰلمین فرح الحزیں
بر کبائر ہا شفیع المذنبیں

گندمی رنگ سر بڑا قد معتدل
بر سرِ محفل بلندی مستقل

گیسوئے خمدار کالے اور گھنے
کان کی لو کے برابر تھے بنے

پھیل کر شانوں کو چھو لیتے کبھی
کھائی قرآن نے قسم واللیل کی

بطن و سینہ سیدھ میں کندھے وسیع
سینہ کندھے بازوؤں پر بال بھی

سینۂ بالا سے لے کر ناف تک
بال کی باریک دھاری کی دمک

بدنِ اقدس پر نہ تھے کثرت سے بال
حسن و خوبی سے مزیّن بال بال

چہرۂ اقدس نہ لمبا تھا نہ گول
والضحیٰ کہہ کر پڑا قرآن بول

کالی آنکھیں تیز پتلی آبدار
سرخ ڈورے آنکھ میں پلکیں دراز

ابروئے خم دار گنجان وجدا — عذرائے محجوب سے بڑھ کر حیاء

خوب پیشانی کشادہ یار کی — چاند سے بڑھ کر چمک دلدار کی

ناک مائل تھی بلندی کی طرف — سرسری دیکھو تو لگتا تھا شرف

صاف ہلکے گوشتی ہموار گال — منہ فراخی مائل ولب با جمال

دانت پتلے آب دار و بافصل — گوہرِ نایاب کی اعلیٰ نسل

پُرکریں سینہ گھنی داڑھی کے بال — مونچھ چھوٹی خوبصورت باجمال

مورتی گردن مبارک پر فدا — اس کو قدرت نے تراشا تھا جدا

تھی عیاں مہرِ نبوت پشت سے — چھوئی جاسکتی تھی وہ انگشت سے

معتدل ہر عضو ہے پُر گوشت ہے — گٹھا ہوا ان کے بدن کا پوست ہے

لمبی کلائی انگلیاں جائز دراز — ہاتھ پاؤں کی ہتھیلی گوشت دار

جوڑ کی ہڈیاں بڑی مضبوط تر — معتدل ان کا بدن مربوط تر

مسکرانا تیری عادت تھی سدا — مسکرادے مسکرادے مسکرا

یا الٰہی از طفیلِ حسنِ او — رحم کن بر حالِ زارِ خستہ رو

یاحبیبی الصلوٰۃ والسلام — یامحبی الصلوٰۃ والسلام

یاشفیعی الصلوٰۃ والسلام — یاشفائی الصلوٰۃ والسلام

☆......☆☆......☆

اندازِ بلالی

بحضور عاشقِ مصطفیٰ علیٰ محبوبہٖ وعلیہ التحیۃ والثناء

دنیا سے چلے جب سے وہ ذیشان گئے
بلال حبشی مدینے سے چلے شام گئے

قسمت کے سکندر کو ملے خواب میں آقا
اِک بار مدینے میں ہمیں آن کے مل جا

جیسے ہی مدینے کی وہ دہلیز پہ آیا
ہر سمت ہوا شور مدینہ میں بلال آیا

مسجد میں تو حجرات میں جا جا کے تلاشا
سرکار یہ حاضر ہے رُخِ یار کا پیاسا

ہر سمت مدینے میں تھا کہرام سا برپا
آقا کی وہ جب قبر پہ سر ڈال کے رویا

بے ہوش ہوا گر کے وہ دربارِ نبی میں
یارانِ نبی پاس تھے سرکارِ نبی میں

لوگوں نے کہا یادِ نبی تازہ کراؤ
اِک بار ذرا پھر سے وہ اذان سناؤ

کہتا ہے مجھے معاف رکھو اہل مدینہ
میرا یہ تہیہ ہے کہ آذان پڑھوں نہ

تھا سامنے آذان میں سرکار کا چہرہ
اب کون دکھائے گا میرے یار کا چہرہ

حسنین سے لوگوں نے سفارش جو کرائی
عشاق کی اس بات سے امید بر آئی

کہتے ہیں کہ چچا ہمیں آذان سنائیں
پھر سوزِ بلالی سے مدینے کو سجائیں

لبیک میری مالک و مختار کے بیٹے
لبیک علی حیدرِ کرار کے بیٹے

فوراً ہی بلال اٹھے گئے جائے اذاں پر
آذان شروع کر دی کھڑے ہو کے وہاں پر

منظر تھا عجب وہ تھی گھڑی دید کے قابل
پھٹتا تھا ہر اک شخص کا سینہ و جگر دل

بڑھتی جو گئی آگے کو آذانِ بلالی
ہر لفظ میں اِک آگ نئی شعلہ سَرا تھی

پہنچا جو رسالت کی گواہی پر مؤذِّن
لگتا تھا کہ رخصت ہوئے سرکار اُسی دن

با پردہ خواتین نکل آئیں گھروں سے
ہر سمت تھا ہنگامہ بپا آہ و فغاں سے

اے کاش مسلمان اسی نہج پہ جائے
یارانِ محمد نے جو انداز سکھائے

☆......☆☆......☆

پنجابی نعتیں

(۱)

میں ہور نہ لوڑاں لکھ ماہی
تیری دیداَساں نوں لکھ ماہی

والشّمس ہے چہرہ نورانی
والّیل زُلف ہے قرآنی

مازاغ تساڈی اَکھ ماہی
تیری دیداَساں نوں لکھ ماہی

ہِک نظر جنہاں دے وَل تکیئی
چھری باجھ اُنہاں نوں کوہ سٹیئی

گئے جام بقا دا چکھ ماہی
تیری دیداَساں نوں لکھ ماہی

ہُن وسناں ای تے وَس سجناں
ہئی اَج وسنے دی چَس سجناں

اَج ساونُ پایا پکھ ماہی
تیری دیداَساں نوں لکھ ماہی

کوئی غرض نہ دولت شاہی دی
میں نوکر بنُ جاں ماہی دی

مینوں برد یاں دے وِچ رکھ ماہی
تیری دیداَساں نوں لکھ ماہی

رب آپ حبیب پسند کیتا
تیرا رُتبا آپ بلند کیتا

شیطان مریندا اَجھکھ ماہی
تیری دیداَساں نوں لکھ ماہی

کدی عشق چھپایا نئیں جاندا
دلدار بھلایا نئیں جاندا

ایہہ آتش جاندی بھکھ ماہی
تیری دیداَساں نوں لکھ ماہی

یا قاسمیؔ نوں چا کول بُلا
یا عرب نوں چھڈ سر گودھے آ
ہُن رہن نہ ہونداوکھ ماہی
تیری دید اَساں نوں لکھ ماہی

(۲)

جاواں صدقے حسنِ ازل توں
کالی زُلف دے پیچ کنڈل توں
جیندی نبیاں تے سرداری
میری نال محمد یاری
قربان میں خاص فضل توں
کالی زُلف دے پیچ کنڈل توں
جیندے نور کیتا اُجیالا
میرا ڈھول مدینے والا
فاران تے اُحد جبل توں
کالی زُلف دے پیچ کنڈل توں
ہر حسن اُسے دا جلوہ
گیا عرش تے جیند اتلوا
مازاغ دے نین کجل توں
کالی زُلف دے پیچ کنڈل توں
میری لُوں لُوں دے وِچ وسدا
کدی اپنا بھید نہ دَسدا
ہر چیز دے نور اصل توں
کالی زُلف دے پیچ کنڈل توں
اُس یار نوں سامنے پایا
جنہیں اپنا آپ ہٹایا
اُس مظہر ذات شکل توں
کالی زُلف دے پیچ کنڈل توں
ہُن قاسمیؔ دے وَل آ چا
پیا ترسدا اای گل لا چا
میں واری وقت وصل توں
کالی زُلف دے پیچ کنڈل توں

(۳)

ایڈا کرم کریندا ایں
سینہ ٹھار چھڑیندا ایں
بدعملاں دا بھار اچا کے
گندیاں مندیاں سینے لا کے
لگیاں توڑ نبھیندا ایں
سینہ ٹھار چھڑیندا ایں
چہرہ عین سجن دا نورا ے
اکھیاں کول شراب طہورا ے

وکھرے جام پوِیندا ایں — سینہ ٹھار چھڑیندا ایں
عرش فرش دا نور توآپے — نور بناں ناں نور سنجھا پے
نوروی آپے دیندا ایں — سینہ ٹھار چھڑیندا ایں
یاداں تیریاں دل وچ وسیاں — نیناں تیریاں ہوشاں کھسیاں
ستھرے وار کریندا ایں — سینہ ٹھار چھڑیندا ایں
تر گئے سارے سوہنے کوجھے — رحمت وسدی وچ سر گودھے
تھاں تھاں فیض ونڈیندا ایں — سینہ ٹھار چھڑیندا ایں
کون غلام رسوؔل نماناں — خورَے تینوں کیونکر بھاناں
فضلاں نال چنیندا ایں — سینہ ٹھار چھڑیندا ایں

(۴)

کدی میرے آقا مدینے بلاوو — غریباں نوں دربارِ عالی وکھاوو
تیری دید ہووے میری عید ہووے — کدی والضحیٰ والا چہرا وکھاوو
میری جان لے لو میرا مال لے لو — پر ہک وار عاجز نوں گل نال لاوو
مدینے دے شاہا تیرا بھاگ ساوا — گدا گر نمانیں نوں گل نال لاوو
کوئی میرے آقا دے ورگا نہ ہوسی — بشک سارے عالم دے سوہنے بلاوو
الٰہی مدینے دے دربار دائم — دروداں سلاماں دی بارش وساوو
کرم میرے آقا بڑی مہربانی — ذرا قاسمیؔ نوں وی کم دا بناوو

(۵)

بنائی نور دی صورت خدا سوہنی محمد دی — چمن دی بلبلاں کولوں صدا سوہنی محمد دی
ترا آون ترا جاون ترا تکلن ترا ویکھن — خدا کردا بیاں ہر اک ادا سوہنی محمد دی

ملک سوہنے نبی سوہنے ولی سوہنے سبھی سوہنے مگر صورت بمع سیرت جدا سوہنی محمد دی

قرآنی سورتاں اندر ہے مزمّل تے مدثّر ہے ساوی دھاریاں والی رِدا سوہنی محمد دی

خدا فرماوندا سوہنے نبی لوکاں نوں تو فرما
خدا اسنُوں پسند کردا ندا سوہنی محمد دی

رسولاں ساریاں مگروں نبی آخر زماں آئے
شریعت دی حکمرانی سدا سوہنی محمد دی

بڑی اطہر بڑی اکمل بڑی احسن بڑی اجمل
کدی سانوں وکھا صورت خدا سوہنی محمد دی

(٦)

چھلّے زُلفاں دے جدوں لہراوندے
خالقِ کونین قسماں کھاوندے

جس زمیں تے بیٹھدے آقا میرے
عرش تے کُرسی صدقڑے جاوندے

اُٹھ گئے سرکار جس محفل وِچوں
نال اپنے رونقاں لے جاوندے

تذکرہ سُن کے نبی دی چال دا
مور اپنے آپ پیلاں پاوندے

ویکھناں سوہنے دا ویکھن ناں ہووے
سر تے نظراں آپ جھک جھک جاوندے

بولدے سرکار تے پھُل وَسدے
وَسدے نالے دھمالاں پاوندے

مسکراون تے بہاراں اَوندیاں
باغ مرجھائے بھی کھِڑ کھِڑ جاوندے

نوری چہرے والیو پردیسیو
فیر وطناں تے کدی چا آوندے

قاسمیؔ توں کی تیری اوقات کی
اوتھے تے عرشی سلامی آوندے

(٧)

سوچاں تے فکر ہزار
اَج وی نئیں آیا دلدار

آپ نہ آیا
خط نہ پایا

ناں کوئی خبر نہ سار
اَج وی نئیں آیا دلدار

بہوں تھک پئی آں
ڈھوڈھن گئی آں

رَکھ چڑ گاہ تے پہاڑ
اَج وی نئیں آیا دلدار

رات نہ سونواں — رَت پئی روواں
روئے نال وپار — اَج وی نئیں آیا دلدار
کے کتیوئی — مار گھتیوئی
مویاں نوں نہ مار — اَج وی نئیں آیا دلدار
جس سنگ لیندے — توڑ نبھیندے
آپ چڑھیندے پار — اَج وی نئیں آیا دلدار
میں سہی تڑی — تیری تے کتڑی
کُتیاں دی حُب دار — اَج وی نئیں آیا دلدار
قاسمیؔ رَوندَئی — پیریں پوندَئی
اِنج نہ سجنڑ وِسار — اَج وی نئیں آیا دلدار
سوچاں تے فکر ہزار — اَج وی نئیں آیا دلدار

(۸)

جس جگہ تے چاہندے نیں سرکارمری — آندے جاندے رہندے نیں سرکارمری
دِل دِیاں اَکھیاں نال دِسیندے ہر پاسے — اُنج مدینے رہندے نیں سرکارمری
رب نے آپ سراج منیر بنایا اے — دنیا نوں چمکاندے نیں سرکارمری
ہر بندے دی قبر دے اندر جاندے نیں — تھاں تھاں نظر آندے نیں سرکارمری
اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْض پڑھو — سوچو، کی پئے کہندے نیں سرکارمری
سوچ سمجھ کے حاضر ناظر کہندے آں — شاہد نام سدَوندے نیں سرکارمری
عرض غلام رسولؔ کریندا جس ویلے — جھٹ مدد فرموندے نیں سرکارمری

(۹)

اوہناں دا اجلا راکدی رب وی نہ ٹالیا — یاروالا ڈیوا جنہاں سینے وچ بالیا
سانوں کیہڑی لوڑسی جے ثانی تیرا لوڑدے — تھک گئے نمانے جنہاں ثانی تیرا بھالیا

سانوں تے تسلیاں نیں سانوں نہ بھلاویں گا
ساڈے پچھے غاراں وچ جا کے رون والیا

ربا تیری دنیا تے ہور سب خیراں نیں
سانوں تیرے نبی دے وچھوڑیاں نے کھالیا

عرشاں دے اتے اودھے جوڑیاں دی ٹاپ سی
کیڈا اُچا شان تیرے حبشی نے پالیا

بردی صدیق دی میں مکڑی توں صدقے
تیرے اتوں واری آں میں غار دیا جالیا

ویکھ اج دنیا پئی کیڈا تینوں مندی
تیرے پچھے قاسمیؔ نوں موڈھیاں تے چالیا

(۱۰)

لگا روگ عرب دے ماہی دا
تے ماہی دا دیدار چاہی دا

شکلاں والے ویکھاں جے کر
نور سراپا حسن سے پیکر

کوئی جوڑ نہ میرے ماہی دا
تے ماہی دا دیدار چاہی دا

بھٹھ بن ماہی ج طوافاں
جنت حور قصور براتاں

سب ماہی توں گھول گھمائی دا
تے ماہی دا دیدار چاہی دا

دل تے جان سجن نوں ٹورو
اَکھیاں دید لئی رکھ چھوڑو

وڈھیا مال کسائی دا
تے ماہی دا دیدار چاہی دا

جھب جھب سوہنا رُسدا ناہیں
رُس جاوے تے وِسدا ناہیں

ہنجواں نال منائی دا
تے ماہی دا دیدار چاہی دا

نام غلام رسوؔل سداواں
بوہا چھوڑ کے کت وَل جاواں

خیر فقیر نوں پائی دا
تے ماہی دا دیدار چاہی دا

(۱۱)

اِنج ناں کرلاندی چھڈ سائیں
ہک وار مدینے سد سائیں

لواں دیس تیرے دی خیر خبر
کوئی آوے جاوے جد سائیں

لکھ وار مکہ ہے بہوں سوہناں
ہر وار مدینہ وَدھ سائیں

ہے جرم میرے دی حد آخر — پر کرم تیرے بے حد سائیں
کہے پنجرہ ٹکراں جھل جھل کے — قیدی نوں آ کے کڈھ سائیں
کدی آ سانوں دیدار کرا — پنجاب دے رووݨ ندسائیں
ہک جھلک وکھا جا قاسمیؔ نوں — سِکدا نہ جاوے لَد سائیں

☆...... ☆☆ ...... ☆

صوفیانہ کلام

آٹھ زبانوں میں صوفیانہ کلام

پشتو: ستامکاں دے لامکان وہرمکاں — ہر کلہ را شہ مکین لا مکاں
اردو: سامنے آئے حقیقت منتظر — چھوڑ دیے اندیشۂ سود و زیاں
عربی: قَدْتَنَوَّرَ حُسْنُہٗ فِی الْعٰلَمِیْن — مَھْدُہٗ عَرْشٌ سَطِیْحٌ فِی الْجَنَان
پنجابی: چھیڑیاں نیناں دے پیالے چھلکدے — گیڑیاں کھوہ تے جھلاراں روندیاں
فارسی: مال وجانِ ما فدائے روئے تو — دشمنِ ما پردہ ہائے درمیاں
سرائیکی: میں گولیندی ہاں مٹھل من ٹھارکوں — دربدرٹکراں تے ٹھیڈے کھاندی آں
سندھی: قاسمیؔ جیی شان تھنجی شان ساں — انھیں کے چمکائی چھڈ یو آ تواں

Last messanger appeared in paran

Never ending peace be on that dawn.

اردو

تمہاری یاد ستائے تو کوئی بات نہیں

کہیں بھی چین نہ آئے تو کوئی بات نہیں

جمی ہیں جان نگاہیں اُدھر ہی ٹھہر اسماں

تو سرِ بام نہ آئے تو کوئی بات نہیں

مرا لہو بھی مری جان میرا ایماں بھی

تمہارے نام پہ جائے تو کوئی بات نہیں

تو مجھ سے راضی رہے اور میں تجھ سے راضی رہوں

اگر یہ جان بھی جائے تو کوئی بات نہیں

اُنہی کے نام پہ کشتی رواں دواں ہے مری

کنارہ ہاتھ نہ آئے تو کوئی بات نہیں

خفا ہوں مجھ سے وہ ایسا کبھی خدا نہ کرے

زمانہ روٹھ بھی جائے تو کوئی بات نہیں

بڑا کرم ہے غلامِ رسول بن کے رہوں

مزید ہاتھ نہ آئے تو کوئی بات نہیں

پنجابی

(۱)

بات سجن دی چھیڑی بہہ کے رل سنگیاں

یاد تیری وچ لنگیاں راتاں اوہ چنگیاں

دُکھ سُکھ سجناں نال سہیندے واہ کر کے

سجن ہووے جے نال تے تنگیاں نہیں تنگیاں

زہر عشق دا باجھ وصل دے نئیں جاندا

ہور دوا نہ کھان عشق دیاں جوڈنگیاں

کرم نہ ویکھے شکل نہ پُچھدا عقلاں نوں

میں کوجھی تے کملی تیرے سنگ منگیاں

لنگر جاری عام مدینے والے دا

بھُکھیاں دیوے کھاج کجیندا اے ننگیاں

توبہ استغفار کریندے راہندے آں

معاف کرو جو لنگھیاں، لنگھیاں سو لنگھیاں

نام غلام رسوؔل تے قاسم سنگ ساڈا

آپ کرم کتیوئی تیرے سنگ رَلیاں

(۲)

کلمہ اِنج پڑھیندا یار — کلمہ اِنج پڑھیندا یار

لآ الہ دا جھاڑو لا کے — الااللہ دیا ضرباں کھا کے

اپنا آپ وِسار — کلمہ اِنج پڑھیندا یار

یار دی صورت دل وچ ہووے — ہرگز اوتھے غیر نہ ہووے

چھیڑ قلب دی تار — کلمہ اِنج پڑھیندا یار

جو ہوناں ایں ہوندا راہسی — آپے سوہناں کرم کماسی

چھڈ دے سوچ وچار — کلمہ اِنج پڑھیندا یار

ہک واری جس کلمہ پڑھیا — جنت دے وچ بے شک وڑیا

کہندے نیں سرکار — کلمہ اِنج پڑھیندا یار

منہ دے نال تے ہر کوئی پڑھدا — طوطا بی تسبیحاں کڈھدا

دل دے نال پکار — کلمہ اِنج پڑھیندا یار

جس کلمے نوں سمجھ کے پڑھیا
کسے کولوں نہ ہرگز ڈریا
کدی نہ آوس ہار
کلمہ اِنج پڑھیندا یار

وَل کلمہ پڑھنے دا آسی
میل سیاہی سب ڈھل جاسی
مرشد دے دربار
کلمہ اِنج پڑھیندا یار

موت اُنہاں دے کول نہ آوے
ہتھ جنہاں دے لشکاں مارے
کلمے دی تلوار
کلمہ اِنج پڑھیندا یار

اس کلمے وچ نعت نبی دی
عین کفر بن ذات نبی دی
مت کرنا انکار
کلمہ اِنج پڑھیندا یار

کرم غلام رسولؐ تے وسیا
پاک نبی نے کلمہ دسیا
لکھ شکر سرکار
کلمہ اِنج پڑھیندا یار

(۳)

یا دسجنڑ دی آنڑ ستا یا رم جھم لائی نیراں
اوہ تن قدر شناس وصل دا جس تن لگیاں پیڑاں

جے ہک جھات کرم دی پاوو ٹُرت شِفا مل جاوے
ورنہ سانوں فیض نہ دیونڑ نکس کو نین ہریڑاں

بن سجناں دے بھانڑ نہ کھیراں، اکھیاں نیراں نیراں
وصل بناں کدی پاٹ نہ ملدے، نہ بند ہوونڑ جھیراں

ذات تیری دے حسن وراء توں کریے جند قربانی
خاک تیری توں گھول گھمایئے سے رانجھے سے ہیراں

کنڈ جیندھی تے ہتھ مدنی دا اُس نوں ہار نہ آوے
اوہ بے پر دکدی نہ ہوونڑ پیر جنہاں دے میراں

ہک بھوچھݨ اوہ بی لیراں لیراں تے ہور نہ شہرو کاوے
عرب داماہی کرم کرے تاں پاٹ پرانے سیڑاں

تھک شاہی چودھر جرنیلی، چھڈ دے سنگت امیراں
ہک غلام رسوؔل دا بݨ جا کرلے بھیس فقیراں

☆......☆☆......☆

رباعیات اور قطعہ جات

یہ نکتہ پالیا جس نے کہ اَلْخَلْقُ عَیَالُ اللہ
کسی بھی شے کی خدمت سے وہ اُکتایا نہیں کرتا
بھلے مکھی بھلے بلی بھلے کتا بھلے کا فر
خدا اِن سب کی خدمت کو کبھی ضائع نہیں کرتا

(۱)

بڑی دور پہنچے جفا کرتے کرتے ۔۔۔ انہیں ساتھ پایا وفا کرتے کرتے
ابھی تک انہیں کچھ بھی پرواہ نہیں تھی ۔۔۔ ہی تھک گئے تھے خطا کرتے کرتے

(۲)

ازل سے یہ فسانہ چل رہا ہے ۔۔۔ سبب ہے یا بہانہ چل رہا ہے
قبر سے میں نے باہر آکے دیکھا ۔۔۔ میرے بن بھی زمانہ چل رہا ہے

(۳)

بے نوائی سی نوا کوئی نہیں ہے ۔۔۔ بجز تڑپے دعا کوئی نہیں ہے
بھری ہے بزم اربابِ وفا سے ۔۔۔ میرا تیرے سوا کوئی نہیں ہے

(۴)

اُس کے حلقوں میں اماموں کے امام آتے ہیں — جو رہا لازمِ قدمینِ رسولِ اکرم ﷺ

ابنِ مسعود مبارک ہو وفا سفر و حضر کا — مرحبا صاحبِ نعلینِ رسولِ اکرم ﷺ

(۵)

آپ بے شک آدمی ہیں نسلِ آدم آپ ہیں — از روئے تخلیق اوّل، قبلِ آدم آپ ہیں

آپ ہی کے نور سے پیدا ہوئے ہیں دو جہاں — نورِ اُن کا اوّلین ہے اصلِ آدم آپ ہیں

اَیُّکُمْ مِثْلِی بخاری میں ہے ارشادِ نبی — ہاں مگر مخلوقیت میں مثلِ آدم آپ ہیں

(۶)

یا رسول اللہ تیرے نام کا کھانے والے — تجھ کو مصلوب سمجھتے ہیں خود کو لجپال

جاہل و مجنون وصبی اور بہائم — اُنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبُوْا لَکَ الْاَمْثَالُ

(۷)

ہو میلاد و سیرت یا قرآن سنت — مساجد مدرسے حرم اور جنت

ہر اک شے تیرے گرد ہی گھومتی ہے — تیرے اک اشارے کی مرہونِ منت

رہے قاسمیؔ پہ کرم میرے آقا — کہ جیسا بھی ہے یہ مگر تیری امت

(۸)

مصر، گلیل، القدس، فلسطیں، بابل اور فاران بھی مدنی — تیری خاطر بننا چاہیں دنیا کے سلطان بھی مدنی

حضرت عیسیٰ شرفِ زیارت حاصل کرنا چاہتے ہیں — آخر اک دن ہو جائیں گے رب کے وہ مہمان بھی مدنی

تیرے پیچھے جبرائیل بھی منزل منزل جاتے ہیں — تو مکی قرآن بھی مکی تو مدنی قرآن بھی مدنی

اکھیاں

کتھے وس بادام قندھاری والا کتھے پاک نبی دیاں اکھیاں

کتھے ہندوستان دی تیغ مُہنّد کتھے پاک نبی دیاں اکھیاں

کتھے نستعلیق دا مد ترچھاواں کتھے پاک نبی دیاں اکھیاں
کتھے قاسمی نین حسیناں دے کتھے پاک نبی دیاں اکھیاں

چہرہ

ہر وقت خدا دیاں نظراں وچ سب چہریاں دا سلطان چہرہ
تھلوں ایہہ ویکھے رحمن ولے اتوں تکدا اے رحمن چہرہ
ادھے قاری بن اصحاب گئے اوہ مصحف تے قرآن چہرہ
گل قاسمی مکدی کردا اے ساڈا دین چہرہ ایمان چہرہ

زُلفاں

ناگن نال مثال بے ادبی نبی پاک دیاں اوہ زلفاں
جدوں سمٹن تے دن چڑھ جاوے جدوں رات کرن سوزلفاں
مکھ محبوب نوں ول ول جاون تاہیاں کنڈل مریندیاں زلفاں
قسماں کھان تے بے پرواہ نوں تیار کریندیاں زلفاں

تلیاں

شہر مکے تے رحمت وسدی جتھے بکریاں چارن تلیاں
کدی غارِ حرا تے ثور مدینہ کدی بدر مچاون تلیاں
کدی جبرائیل انہاں نوں چمدے کدی عرش تے جاون تلیاں
غلام رسول کریندا اہاڑے ساڈے ویہڑے آون تلیاں

ناخن

کتھے افق عکمی دا جوڑ سہانا کتھے پاک نبی دے ناخن
جیویں ست رنگ والی قوس قزح انج بھکھدے گورے ناخن

جیویں چن پہلی تاریخ والا انج گول تراشے ناخن

جیویں سنگ یاقوت عقیق ہیرا انج لاٹ مریندے ناخن

☆......☆......☆

صلوٰۃ و سلام

اے فرشتو مدینے جا کے میرا عاجزانہ سلام کہہ دینا

اُن پہ لاکھوں درُود پڑھ دینا والہانہ سلام کہہ دینا

جب مواجہ شریف پر جانا جالیوں کے قریب مت جانا

سب سے پیچھے کہیں چلے جانا مجرمانہ سلام کہہ دینا

میرے آقا کی شان آمنّا دونوں عالم کی جان آمنّا

اُن کی شانِ رفیع و عالی کو مومنانہ سلام کہہ دینا

اُن پہ لاکھوں درود ہوں دائم اُن پہ لاکھوں سلام ہوں دائم

میرے ہمدرد میرے محسن کو جاوِدانہ سلام کہہ دینا

ہم سراپا خطا ہیں مجرم ہیں سوئے ساجن جھکے ہیں نادم ہیں

عاصیوں کے شفیعِ محشر کو تائبانہ سلام کہہ دینا

اُن کے پہلو میں یارِ غار اُن کے، عمر فاروق ہیں مراد اُنکے

میرے پیارے نبی کے یاروں کو دلبرانہ سلام کہہ دینا

کب بلاوا میرے نبی ہوگا کوئے جاناں میں قاسمؔی ہوگا

میرے آقا کے آستانے پر شائقانہ سلام کہہ دینا

☆...... ☆☆...... ☆

انتساب

کمالش چہ عیاں جمالش دو جہاں

بیانش چہ کنم عیاں را چہ بیاں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ کُلَّمَا تَرَکْتُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْہِ عِنْدَ ذِکْرِہٖ

الشَّرِیْفِ لِلضَّرُوْرَۃِ الشِّعْرِیَّۃِ